زکریا علیہ السلام (کن فیکون)

ترجمہ: زکریا نے کہا پروردگار کوئی نشانی مقرر فرما۔ اللہ نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کر سکو گے (ان دنوں میں) اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور صبح وشام اس کی تسبیح کرنا۔

ترجمہ: جب انہوں نے اپنے پروردگار کو دبی آواز میں پکارا کہا میرے پروردگار میری ہڈیاں بڑھاپے کے سبب کمزور ہوگئی ہیں سر شعلہ مارنے لگا ہے اور میرے پروردگار میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 4 صفحہ نمبر 408

ترجمہ: ذکریا (علیہ السلام) ہم تم کو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 7 صفحہ نمبر 409

ترجمہ: حکم ہوا اس طرح تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھے یہ آسان ہے میں پہلے تم کو بھی پیدا کر چکا ہوں اور تم کچھ چیز نہ تھے۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 9 صفحہ نمبر 409

ترجمہ: کہا پروردگار میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا کہ نشانی یہ ہے کہ تم صحیح سالم ہو کر تین رات دن لوگوں سے بات نہ کر سکو گے۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 10 صفحہ نمبر 409

ترجمہ: وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ (ذکریا علیہ السلام) اللہ تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے فیض (عیسیٰ) کی تصدیق کریں اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور (اللہ کے) پیغمبر نیکو کاروں میں ہوں گے۔

ترجمہ: ذکریا علیہ السلام نے کہا پروردگار میرے ہاں لڑکا کیونکر پیدا ہوگا میں بڈھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے اللہ نے فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

پارہ نمبر 3 سورۃ 3 آیات نمبر 40+39 صفحہ نمبر 71

حضرت مریم علیہ السلام (کن فیکون)

ترجمہ: ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا ہے۔ وہ اُن کے سامنے ٹھیک آدمی (کی شکل) بن گیا۔ (مریم) بولی کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔

پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 18+17 صفحہ نمبر 410

ترجمہ: انہوں نے کہا میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (یعنی فرشتہ) ہوں (اور اس لیے آیا ہوں) کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں۔ (مریم علیہ السلام نے) میرے ہاں لڑکا کیونکر ہوگا مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں بدکار بھی نہیں ہوں۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 20+19

ترجمہ: (فرشتے) کہا کہ یونہی (ہوگا) تمہارے پروردگار نے فرمایا کہ یہ مجھے آسان ہے اور (میں اِسے طریق پر پیدا کروں گا) تا کہ اس کو لوگوں کے لیے اپنی طرف سے نشانی اور (ذریعہ) رحمت بناؤں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 21

تو وہ اُس (بچے) کے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور اُسے لے کر ایک دور جگہ چلی گئیں۔

پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 22 صفحہ نمبر 410

ترجمہ: اُس وقت اُس کے نیچے کی جانب سے فرشتے نے اِن کو آواز دی کہ غم ناک نہ ہوں تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ پیدا کر دیا ہے۔ کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔

ترجمہ: دیکھو تو کہنا میں نے اللہ کے لیے روزے کی منت مانی ہے آج میں کسی آدمی سے ہرگز کلام نہیں کروں گی۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 26+25+24 صفحہ نمبر 411

ترجمہ: پھر وہ اس (بچے) کو اُٹھا کر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس لے آئیں وہ کہنے لگے کہ مریم (علیہ السلام) یہ تو تم نے بُرا کام کیا۔

ترجمہ: اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی بداطوار آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی

پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 28+27 صفحہ نمبر 411

ترجمہ: تو مریم علیہ السلام نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا وہ بولے کہ ہم اس سے گود کا بچہ

ہے کیونکر بات کریں۔

ترجمہ: (بچے نے) کہامیں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔

پارہ نمبر16 سورۃ19 آیات نمبر30+29 صفحہ نمبر411

ترجمہ: جب فرشتوں نے (مریم سے کہا) مریم اللہ تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا (اور جو) دنیا اور آخرت میں باآبرو اور خاصوں میں ہوگا۔

ترجمہ: ماں کی گود میں اور بڑی عمر ہو کر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) گفتگو کرے گا اور نیکوں کاروں میں ہوگا۔ پارہ نمبر3 سورۃ3 آیات نمبر46+45 صفحہ نمبر72

ہم نے حکم دیا اے آگ سرد ہو جا اور ابراہیمؑ پر سلامتی (بن جا)

پارہ نمبر 17 سورۃ نمبر21 آیات نمبر69 صفحہ نمبر 442

ترجمہ: جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کیے ہوئے تھے اور وہ (بستی) ظالموں سے کچھ دور نہیں۔ پارہ نمبر12 سورۃ11 آیات نمبر83 صفحہ نمبر302

حضرت ابراہیم علیہ السلام (کن فیکون)

ترجمہ: ہم نے حکم دیا اے آگ سرد ہو جا اور ابراہیم پر سلامتی (بن جا)

پارہ نمبر 17 سورۃ نمبر21 آیات نمبر69 صفحہ نمبر 442

ترجمہ: تو اِن کی قوم کے لوگ جواب میں بولے یہ بولے کہ اُسے مار ڈالو یا جلا دو۔ مگر اللہ نے ان کو آگ سے بچا لیا جو لوگ ایمان رکھتے ان کے لیے اس میں نشانیاں ہیں۔

پارہ نمبر20 سورۃ29 آیات نمبر24 صفحہ نمبر543

ترجمہ: ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس بشارت لے کر آئے سلام کیا تو انہوں نے سلام کہا ابھی کچھ وقفہ نہیں ہوا تھا کہ (ابراہیم) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

پارہ نمبر12 سورۃ11 آیات نمبر69 صفحہ نمبر300

ترجمہ: ابراہیم کی بیوی (جو پاس) کھڑی تھی ہنس پڑی تو ہم نے اِس کو اسحٰق کی اور اسحٰق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام) کی خوشخبری دی۔

ترجمہ: اُس نے کہا اے ہے میرا بچہ ہوگا میں تو بڑھیا ہوں یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ پارہ نمبر12 سورۃ11 آیات نمبر72+71 صفحہ نمبر301

ترجمہ: انہوں نے کہا کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟ اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں وہ سزاوار تعریف اور بزرگوار ہے۔ پارہ نمبر12 سورۃ11 آیات نمبر73 صفحہ نمبر301

ترجمہ: ملک میں غرور کرنا اور بری چال چلنا اور بری چال وبال اس کے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ یہ اگلے لوگوں کی روش کے سوا کسی چیز کے منتظر نہیں سو تم اللہ کی بات میں ہرگز تبدل نہ پاؤ گے۔ اور اللہ کے طریق میں کبھی تغیر نہ دیکھو گے۔

پارہ نمبر22 سورۃ35 آیات نمبر43 صفحہ نمبر597

ترجمہ: اُس نے تم میں سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا تھا کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟

پارہ نمبر23 سورۃ36 آیات نمبر62 صفحہ نمبر603

ترجمہ: ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا (اور) ہم خود بھی گمراہ تھے۔

پارہ نمبر23 سورۃ37 آیات نمبر32 صفحہ نمبر608

ترجمہ: یہ پچھلے مذہب میں ہم نے کبھی سنی ہی نہیں یہ بالکل بنائی ہوئی بات ہے۔

پارہ نمبر23 سورۃ38 آیات نمبر7 صفحہ نمبر618

ترجمہ: ہم نے آسمان اور زمین کو جو (کائنات) ان میں ہے اس کو خالی از مصلحت نہیں پیدا کیا۔ یہ اُن کا گمان ہے جو کافر ہیں سو کافروں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے۔

پارہ نمبر23 سورۃ38 آیات نمبر27 صفحہ نمبر621

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک نور کو (انبیاء علیہم السلام کے نور کو) (کن فیکون) کی صورت میں فرشتوں کے ذریعے منتقل کیا ہے

تمام انبیاء علیہم السلام کی پیدائش کا وہی طریق خاص ہوتا ہے جس کا پروف قرآن کے حوالہ سے آیات کی صورت میں درج ذیل ہے۔ اور ختم نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے

حضرات انبیاء علیہم السلام کی پیدائش بھی عام انسانوں جیسی نہیں ہے۔ نہ ہی لوگو آپ ہی ایسا تصور کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر طریقے سے اپنے انبیاء علیہم السلام کے مقام کو اعلیٰ اور مقدم رکھا اور اُن کے مقام کے مطابق ہر کام فیصل کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے طریق کو تغیر و تبدل نہیں پاؤ گے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں واضح احکامات نازل ہوئے ہیں اصل میں لوگوں کے اندر اختلافات اُس وقت پیدا ہوئے جب انسان یہ سوچتا ہے جو قرآن پاک میں آیات نازل ہوئی ہیں جو صرف اور صرف اُن مخصوص لوگوں کے لیے ہیں۔ یا اُن مخصوص انبیاء علیہم السلام کے لیے ہیں۔ لیکن یہ جاننے سے قاصر ہیں کہ قرآن پاک دنیا میں پیدا ہونے والے لوگوں کے لیے ہیں جو ابھی پیدا نہیں ہوئے اُن کے لیے بھی ہدایت اور مثلِ اول ہیں آپ اگر قرآن پاک کی آیت کو پہلے انبیاء علیہم السلام اور پہلی قوموں کے لیے مخصوص کر دیں گے تو ہم اپنی کبھی بھی اصلاح نہیں کر پائیں گے۔ کیوں کہ جو لوگ صرف پیدا مسلمانوں گھرانوں میں ہوئے ہیں وہ مسلمان کہلوائے اور جو کافروں کے گھروں میں پیدا ہوئے وہ کافر کہلوائے یہ بات ناانصافی پر مبنی ہے تو اللہ پاک کسی صورت میں ناانصافی کرنے والے نہیں ہیں بلکہ اللہ پاک تو ایک ذرہ برابر بھی نیکی کو سامنے لانے والے ہیں اور کسی بھی قوم کے لوگوں پر ظلم نہیں کرتے جب تک کہ سمجھ بوجھ کے بعد وہ خود اپنے اوپر ظلم نہ کریں ان لوگوں پر علم آنے کے بعد واضح آیات کو جھٹلایا گیا پھر ان پر عذاب نازل ہوا۔ قرآن پاک میں ہر ایک چیز بیان کر دی گئی ہے۔ لیکن اُسے سمجھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ بجائے ہم قرآن پاک کو سمجھتے ہم نے قرآن پاک پر پابندی عائد کر دی ہے۔ کہ اُس کا ترجمہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی چلنے دو چونکہ قرآن پاک میں نہ تو تبدیلی ہوسکتی ہے۔ اور نہ ہی اِس میں

کچھ آگے یا پیچھے سے شامل کیا جاسکتا ہے۔ اِس لیے بہت سے لوگ قرآن کی بجائے روایات کے اوپر توجہ دیتے ہیں۔ اور کچھ احادیث کا بیان کردیتے ہیں۔ اُس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن پاک پڑھنا اور پڑھانا چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ لوگ قرآن پاک کی طرف راغب نہ ہو جائیں۔ قرآن پاک میں سوالوں کے جوابات تلاش کرنے کا عمل مشکل مرحلہ ہے۔ اِس لیئے لوگ کوشش ہی نہیں کرتے حضرت انبیاء علیہم السلام کی پیدائش منفرد کیسے اور کیوں ہے۔ اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ قرآن پاک میں پانچ مختلف جگہوں پر ایسے پروف موجود ہیں۔ جن سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ درج بالا ہے۔

1۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا عمل مٹی سے ہوا اور ایک مجسمہ کی صورت میں تیار کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنا نور آدم علیہ السلام کے مجسمہ کی طرف پھونکا تو وہ کھڑے ہو گئے۔

2۔ حضرت مریم علیہ السلام کی طرف روح الامین تشریف لائے اور اُسی وقت نور منتقل کیا گیا اسی وقت بچے کی پیدائش کا عمل جاری ہو گیا اور جلد ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش عمل میں آئی۔

3۔ حضرت لوط علیہ السلام کی طرف فرشتے عذاب لے کر آئے تو رستے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر تشریف لائے۔ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری دی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دین کے وارث کے لیئے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ دُعا سن لی۔ اور انہیں فرشتے کے ذریعے بشارت دی گئی۔ تو اُس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام عمر رسیدہ تھے۔ اور اُن کی بیوی حضرت سارہ علیہ السلام بھی عمر رسیدہ اور بانجھ تھیں۔ لیکن اُنہوں نے کہا ہمارے ہاں بچہ کیسے ہو گا۔ وضاحت کے بعد فرشتوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ تو آپ نے پوچھا: اُس کی کوئی نشانی بتا دیں۔ فرشتوں نے حضرت سارہ سے کہا کیا آپ اس بات پر متعجب ہوتی ہیں ہم نے پہلے بھی پیدا کیے ہیں۔

4۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے دین کے وارث کا اظہار کیا تو رب تعالیٰ

نے اُن کے پاس فرشتے کو بھیجا تو خوشخبری دی۔ کہ آپ کی دُعا قبول ہوگئی ہے۔ تو آپ کے ہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہونگے۔ حضرت زکریا علیہ السلام بہت ہی عمر رسیدہ تھے۔ اور اُن کی بیوی بھی بانجھ اور عمر رسیدہ تھیں۔ تو حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی نے کہا میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا۔ تو فرشتے نے کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے تو وہ چیز ہو جاتی ہے تو آپ نے کہا ہمیں کوئی نشانی بتا دیں۔ تو فرشتے نے کہا آپ تین دن تک لوگوں سے بات نہیں کر سکیں گے۔

5۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے ہاں ایسا ہی ہوا تھا۔ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام جو اس دنیا میں آئے ہیں۔ اُن تمام انبیاء علیہم السلام کے نور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے ذریعے پیغام انبیاء کی صورت میں نور کو والدہ کے رحم میں منتقل کیا۔ اس بنا پر اسلام میں والدین کا رتبہ بلند کیا گیا عام انسان کی پیدائش میں انسانوں کا تعلق ہوتا ہے۔ لیکن حضرت انبیاء علیہم السلام کا نور (کن فیکون) کی صورت میں منتقل ہوتا ہے۔ اس لیے ہمارے اور انبیاء علیہم السلام کی درمیان بہت فرق ہے۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام کا راز اس لیے پوشیدہ رکھا گیا ہے تا کہ لوگ حضرت مریم علیہ السلام جیسے سوال نہ کر سکیں۔ جو کہ اُن لوگوں نے کیے تھے۔ اس کے باوجود اُن کی اُمت میں بہت کم ایمان لائے ہمارے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان عزت اور توقیر میں اتنا ہی فرق ہے۔ اگر ہم سمجھیں تو جو لوگ انسانوں اور انبیاء علیہم السلام کو ایک جیسا سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اُن کی مثالوں کو انسانوں کی مثالوں سے تشبیہ دینا شروع کر دیتے ہیں۔ وہی شرک کی فضا قائم کر دیتے ہیں۔ پہلی قومیں اُن کے اُوپر الزام اور قتل کی دھمکیاں دیتی رہیں۔ لوگوں کے ان گناہوں کے سبب اللہ تعالیٰ نے اُن پر مختلف عذاب نازل کیے جو کہ قرآن پاک میں درج ذیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام سے محبت کرنا جائز ہے کیونکہ ان کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت پر ہے۔ پیغمبر اسلام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے اور صرف احکام الٰہی سے محبت رکھتے ہیں۔ اُس کی تسبیح کرتے اُسی سے محبت کرتے اور اللہ تعالیٰ کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام خالصتاً اللہ تعالیٰ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ اسی کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ قرآن پاک میں آتا ہے۔ جب بھی کبھی کسی طرح کی غلطی ہونے کا امکان نظر آتا تو اللہ تعالیٰ فوراً وحی کے ذریعے انہیں مطلع کر دیتے۔ اپنے انبیاءؑ کو راہ حق کی طرف لے جاتے۔ یہ انبیاء علیہم السلام کی شان ہے جو ہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اگر ہمارے آباؤ اجداد ان چیزوں پر غور کرتے جیسے کہ قرآن پاک کا حق ہے کہ اُسے پڑھا جائے۔ سمجھا جائے اور اُس پر عمل کیا جائے۔ لیکن پہلے لوگوں نے بہت سی احادیث اکٹھی کی ہیں۔ ہر جگہ پر احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے۔ احادیث کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور لکھنے والے جو ایک دوسرے کی کتاب کا سہارا بننے کے لیے سندیں دیتے رہے ہیں۔ لیکن جو اصل کتاب (حکمت اور دانائی کا سرچشمہ ہے) قرآن پاک کے بارے تفصیل بہت کم ملتی ہے۔ اور جو تفصیل ملتی ہے۔ اُسے بھی احادیث اور روایت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی قرآن پاک کو احادیث اور روایت کے تابع کر دیا گیا ہے۔ چونکہ قرآن پاک کی آیات کو فراموش کر دیا گیا اُن کے معنی تبدیل کر دیئے گئے لوگوں کو اصل رستے سے روکا گیا دنیاوی عہدوں کی وجہ سے دین کو نامعلوم رستوں پر ڈال دیا گیا اصل حقائق سے رُوگردانی کی گئی اور دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جس کے واضح ثبوت مسلمانوں کے اندر مذہبی عقائد کی صورت میں ملتے ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک ایک مکمل نور ہدایت ہے۔ قرآن پاک کے اندر سوالات کے جوابات درج ہیں۔ لیکن اُن کو تلاش کرنا صاحب نظر والوں کا کام ہے۔ قرآن پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کر دیا گیا ہے تمام انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارے دیے گئے ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام اپنے پاس سے کوئی بات نہیں کرتے۔ بلکہ آپ لوگوں کو وہی بات کہتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ پہلے انبیاء علیہم السلام ان چیزوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ تاکہ آپ لوگ غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ اگر لوگ قرآن پاک پر غور کرتے اور سمجھتے انسان اپنا فرق اور انبیاءؑ کا فرق ملحوظ رکھتے۔ جو قرآن پاک میں

واضح ہے۔ اُسے قائم رکھتے تو میں یقین سے دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ کوئی بھی دنیا کا انسان حضور پاک ﷺ کے بعد کسی طرح بھی کوئی نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ جب دین میں کسی طرح کے سوراخ کر دیئے جائیں یا لوگ ازخود بنالیں تو صاف ظاہر ہے کہ کافر لوگ کوئی نہ کوئی رستہ نکال لیتے ہیں۔ اس لیے انہوں نے یہ طریقہ اپنا لیا۔ کیونکہ سب سے پہلے انگریزوں کی سازشیں تھیں۔ اس لیے انہوں نے یہ طریقہ اپنالیا۔ حضور پاک ﷺ کو اپنا بڑا بھائی تصورؒ کروانا شروع کروائیں تاکہ لوگوں اور انبیاءؑ میں کوئی فرق نہ رہے۔ پھر ایسے لوگ تیار کروائے تاکہ نبوت کا دعویٰ کرنے میں آسانی پیدا ہو سکے۔ اور ہم سب اُن کی سازشوں کا حصہ بنے۔ اُس کا نتیجہ یہی نکلنا تھا کہ جھوٹ بولنے والوں نے اپنے تیار کردہ روبوٹ پیدا کر دیئے اور نبوت کے دعویٰ دار بن گئے۔ چونکہ پشت پناہی انگریز کر رہے تھے۔ ملک کی دولت اُن کے قبضے میں تھی۔ اُس کا استعمال اپنے چند مخصوص لوگوں کے ذریعے کرتے رہے۔ لوگوں کو دولت اور مخصوص عہدوں سے نوازتے رہے۔ غریب اور مجبور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتے رہے۔ ایک نیا فرقہ پیدا کر دیا۔ دنیا کے سامنے اسلام پر من گھڑت عقائد اور فرقے کو سامنے لایا گیا۔ تاکہ انہیں مختلف طریقوں سے تقسیم کر کے ان پر حکمرانی کی گئی۔ اس سے مزید خرابیاں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ جو پہلے ہو چکا اُسے ردّ کریں اور آئندہ اپنے خیالات کو قرآن پاک کے مطابق لے آئیں۔ اور دین اور دنیا کی رحمتوں کو نظر انداز نہ کریں۔ جیسا کہ ایک آیت ہے جب انہیں ہدایت کی طرف بلاتے ہیں تاکہ اُن پر رحم کیا جائے تو لوگ نہ حق غرور کرتے اور اکثر کر منہ پھیر لیتے ہیں۔ کیونکہ جب عقیدہ ہی غلط مفروضوں پر قائم ہو تو آپ کی دُعاؤں میں کیا اثر باقی رہے گا۔ توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ اپنے آپ کو اور جو لوگ علم نہیں رکھتے انہیں قرآن پاک کے اصل مقام کی طرف لے کر آئیں تاکہ دین و دنیا دونوں سنور جائیں اللہ تعالیٰ ہمیں دین کو سمجھنے کی توفیق عطا کریں۔ آمین

(عطاء الرحمٰن شاد باغ)

انبیاء علیہم السلام کے قتل کے تاثر کو ختم کرنے والی آیات

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ

ترجمہ: یہ پچھلے مذہب میں ہم نے کبھی سنی ہی نہیں بالکل بنائی ہوئی بات ہے۔

پارہ نمبر 23 سورۃ 38 آیت نمبر 7 صفحہ نمبر 618

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے اور گو مشرک ناخوش ہی ہوں۔ پارہ نمبر 9 سورۃ 8 آیات نمبر 8 صفحہ نمبر 233

ترجمہ: اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں سے ہمارا وعدہ ہو چکا ہے کہ وہی (مظفرو) منصور ہیں۔

پارہ نمبر 23 سورۃ 37 آیات نمبر 172-171 صفحہ نمبر 617

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ

پھر ہم نے ان کے بارے میں (اپنا) وعدہ سچ کر دیا اور جس کو چاہا نجات دی اور حد سے نکلنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ پارہ نمبر 17 سورۃ 21 آیات نمبر 9 صفحہ نمبر 435

ترجمہ: ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عنایت کی اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگر پیغمبر بھیجتے رہے۔ اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلے نشانات بخشے اور روح القدس سے ان کی مدد کی جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا۔ تو تم سرکش ہو جاتے اور ایک گروہ کو جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے۔

پارہ نمبر 1 سورۃ 2 آیات نمبر 87 صفحہ نمبر 17

ترجمہ: اہل کتاب تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم جانتے بھی ہو۔ پارہ نمبر 3 سورۃ 3 آیات نمبر 71 صفحہ نمبر 76

ترجمہ: جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم میں نہایت غصے اور افسوس کی حالت میں واپس آئے اور کہنے لگے میرے بعد بہت ہی بداطواری کی ہے۔۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا بھائی جان لوگ تو مجھے کمزور سمجھتے تھے اور قریب تھا کہ قتل کر دیں۔ تو ایسا کام نہ کیجیے کہ دشمن مجھ پر ہنسے اور مجھے ظالم لوگوں میں مت ملائیے۔ پارہ نمبر 9 سورۃ 7 آیات نمبر 150 صفحہ نمبر 221

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اُن کو تو اپنی رحمت سے بچالیا اور جو ظالم تھے اُن کو چنگاڑ نے آدبوچا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

پارہ نمبر 12 سورۃ 11 آیات نمبر 94 صفحہ نمبر 305

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

جنہوں نے قرآن کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا۔ تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور پرسش کریں گے۔

پارہ نمبر 14 سورۃ 16 آیات نمبر 92+91 صفحہ نمبر 354

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہم نے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تو وہ ان کے پاس نشانیاں لے کر آئے سو جو لوگ نافرمانی کرتے تھے ہم نے ان سے بدلہ لے کر چھوڑا او رمومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی۔ پارہ نمبر 21 سورۃ 30 آیات نمبر 47 صفحہ نمبر 557

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد اور اُمتوں نے بھی (پیغمبروں کی) تکذیب کی اور ہر اُمت نے اپنے پیغمبر کے بارے میں یہی قصد کیا کہ اُس کو پکڑ لیں اور بیہودہ (شبہات سے) جھگڑتے رہے کہ اس سے حق کو زائل کردیں تو میں نے ان کو پکڑ لیا سو (دیکھ لو) میرا

عذاب کیسا ہوا۔ پارہ نمبر 24 سورۃ 40 آیات نمبر 5 صفحہ نمبر 638

لَقَدْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ہم نے بنی اسرائیل سے عہد بھی لیا اور ان کی طرف پیغمبر بھی بھیجے (لیکن) جب کوئی پیغمبر ان کے پاس ایسی باتیں لے کر آتا جن کو ان کے دل نہیں چاہتے تو وہ (انبیاء علیہم السلام) کی ایک جماعت کو جھٹلا دیتے۔ اور ایک جماعت کو قتل کر دیتے تھے۔ پارہ نمبر 6 سورۃ 5 آیات نمبر 70 صفحہ نمبر 153

ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ہم اپنے پیغمبروں کو نجات دیتے رہے ہیں اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ مسلمانوں کو نجات دیں۔

پارہ نمبر 11 سورۃ 10 آیات نمبر 103 صفحہ نمبر 288

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ ترجمہ: پھر ہم پے درپے اپنے پیغمبر بھیجتے رہے۔ جب کسی اُمت کے پاس اُس کا پیغمبر آتا تھا وہ اُسے جھٹلا دیتے تھے ہم بھی بعض کو بعض کے پیچھے (ہلاک کرتے اور ان پر عذاب) لاتے رہے اور ان کے افسانے بناتے رہے پس جو لوگ ایمان نہیں لاتے (ان پر) لعنت۔ پارہ نمبر 18 سورۃ 23 آیات نمبر 44 صفحہ نمبر 466

وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ وَ یَمْكُرُوْنَ وَ یَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۝ ترجمہ: (محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے یا جان سے مار دیں (وطن سے) نکال دیں تو وہ چال چل رہے تھے تو اللہ تعالیٰ خفیہ تدبیر کرنے والے اللہ تعالیٰ سب سے خفیہ تدبیر کرنے والا ہے۔ پارہ نمبر 9 سورۃ 8 آیات نمبر 30 صفحہ نمبر 236

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ۝

انہوں نے کہا نوح علیہ السلام اگر تم باز نہ آؤ گے تو سنگسار کر دیے جاؤ گے۔

117 (نوح نے) کہا کہ پروردگار میری قوم نے تو مجھے جھٹلا دیا۔118 سو تو میرے اور ان کے درمیان ایک کھلا فیصلہ کر دے اُور مجھے جو مومن میرے ساتھ ہیں ان کو بچا لے۔
پارہ نمبر19 سورۃ26 آیات نمبر118-116 صفحہ نمبر505

فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ٥ ترجمہ: مگر ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی تو ہم نے نوح علیہ السلام کو اور جو ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے ان کو بچا لیا جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انہیں غرق کر دیا۔ کچھ شک نہیں اندھے لوگ تھے۔ پارہ نمبر8 سورۃ7 آیات نمبر64 صفحہ نمبر207

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ٥ جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے حضرت صالح علیہ السلام کو جو لوگ اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اُن کو اپنی مہربانی سے بچا لیا اور اُس دن کی رسوائی سے (محفوظ رکھا) بے شک تمہارا پروردگار طاقت ور زبردست ہے۔ پارہ 11 سورۃ11 آیات 66

فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ پھر ہم نے خود ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو نجات بخشی اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کی جڑ کاٹ دی۔ اور وہ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔
پارہ نمبر8 سورۃ 7 آیات نمبر72 صفحہ نمبر208

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ٥ ہم نے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تو وہ ان کے پاس نشانیاں لے کر آئے سو جو لوگ نافرمانی کرتے تھے ہم نے ان سے بدلہ لے کر چھوڑا او رمومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی۔ پارہ نمبر21 سورۃ30 آیات نمبر47 صفحہ نمبر557

فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ٥ جب انہوں نے ہم کو خفا کیا تو ہم نے ان سے انتقام لے کر اور ان سب کو ڈبو کر چھوڑا۔ پارہ نمبر25 سورۃ 43 آیات نمبر55 صفحہ نمبر673

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ٥ تو ایسا خیال نہ کرنا کہ

اللہ نے جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کیا ہے اس کے خلاف کرے گا۔ بیشک اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ پارہ نمبر 13 سورۃ 14 آیات نمبر 47 صفحہ نمبر 345

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ مگر انہوں نے اُن کو جھوٹا سمجھا سو اُن کو زلزلے نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اُوندھے پڑے رہ گئے۔

پارہ نمبر 20 سورۃ 29 آیات نمبر 37 صفحہ نمبر 545

قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ۝ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کو اس پر اور اس کے گھر والوں پر شبخون ماریں گے پھر ان کے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ ہم اس کے گھر والوں کے موقع ہلاکت پر گئے ہی نہیں اور ہم سچ کہتے ہیں وَمَكَرُوا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ وہ ایک چال چلے ہم نے ایک خفیہ تدبیر کی اور ان کو کچھ خبر نہ ہوئی۔ (51) تو دیکھ لو کہ ان کی چال کا انجام کیسا ہوا۔ ہم نے ان کو اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا۔ (جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے تھے ان کو ہم نے نجات دی۔ پارہ نمبر 19 سورۃ 27 آیات نمبر 50-49 صفحہ نمبر 519

إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔ جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا و آخرت پر لعنت کرتا ہے۔ اوان کے لیے اُس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار رکھا ہے۔

پارہ نمبر 22 سورۃ 33 آیات نمبر 57 صفحہ نمبر 579

انبیاء علیہم السلام کے قتل ہونے کا الزام

اللہ تعالیٰ نے ہر طریقے سے اپنے انبیاء علیہم السلام کے مقام کو اعلیٰ اور مقدم رکھا۔ اور اُن کے مقام کے مطابق ہر کام فیصل کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے طریق کو تغیر و تبدل نہیں پاؤ گے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں واضح احکامات نازل ہوئے ہیں۔ اصل میں لوگوں کے اندر اختلافات اُس وقت پیدا ہوئے جب انسان یہ سوچتا ہے جو قرآن پاک میں آیات نازل ہوئی ہیں۔ وہ صرف اور صرف اُن مخصوص لوگوں کے لیے ہیں۔ یا اُن مخصوص

انبیاء علیہم السلام کے لیے ہیں۔ یہ جاننے سے قاصر ہیں۔ کہ قرآن پاک دنیا میں پیدا ہونے والے تمام لوگوں کے لیے ہیں۔ جو بھی پیدا نہیں ہوئے اُن کے لیے بھی ہدایت اور مشل اوّل ہے اگر آپ قرآن پاک کی آیت کو پہلے انبیاء علیہم السلام اور پہلی قوموں کے لیے مخصوص کر دیں گے اور ہم کبھی بھی اپنی اصلاح نہیں کر پائیں گے۔ میں چاہتا ہوں لوگوں کی اصلاح ہو سکے۔ یا لوگ میری اصلاح کے لیے دلیل پیش کریں۔ میں ان تمام چیزوں کے دلائل آپ کے سامنے رکھوں گا اور قرآن پاک کے دلائل ہر حدیث کے اوپر ہوتے ہیں انبیاء علیہم السلام کا اپنا ایک مقام ہے اور حدیث کا قرآن کے مطابق دوسرے مقام پر ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کی روایت ہے کہ جو حدیث قرآن پاک کے متضاد چلتی ہے یعنی کہ قرآن پاک کی ڈائریکشن اور ہے اور حدیث کی ڈائریکشن ان کے مخالف جارہی ہے۔ تو اُس حدیث کو فراموش کیا جاسکتا ہے لیکن قرآن پاک کی آیت کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ رب العزت نے قرآن پاک کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے قرآن پاک کے اندر نہ آگے سے نہ پیچھے سے کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے کیونکہ پہلے نبیوں کی تصدیق بھی شامل ہے جو اُسے برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے تاکہ کوئی اس میں تبدیلی پیدا نہ کر سکے لیکن افسوس چند لوگوں نے دین کو پرغمال بنایا ہوا ہے اور دین کی صحیح بات کو رد کرنے اور غلط بات کو صحیح کرنے پر اتفاق رکھتے ہیں اپنی گزرنے والی زندگی کا محاسبہ تو کیا جاسکتا ہے اللہ پاک غفور رحیم ہیں یعنی لیکن ختم ہوچکنے والی زندگی کا محاسبہ کیسے کریں گے۔ اگر آپ کا عقیدہ غلط نکلا تو آپ اللہ تعالیٰ کے آگے کیا جواب دیں گے کہ فلاں شخص نے مجھے بتایا تھا۔ یا۔ فلاں شخص کا ترجمہ پڑھا تھا یا فلاں شخص کا مدرسہ تھا جہاں سے میں نے پڑھا تھا۔ تو پھر اللہ پاک کہیں گے جاؤ اور انہیں تلاش کرو۔ لیکن وہ وقت کڑا وقت ہوگا۔ اور خود لوگ اپنی اپنی فکر میں پھنسے ہوئے ہونگے۔ انہیں اپنے اعمال کی پڑی ہوگی۔ کون ہے جو اُس کے کام آئے گا۔ وہ صرف اور صرف عقیدہ کا نور ہی اُن کے لیے روشنی پیدا کرے گا۔ جو اُس کی رہنمائی کرے گا۔ تو میرے بھائیو ایک مثال دیتا ہوں اگر میں خانہ کعبہ جاؤں اور وہاں جا کر (نعوذ باللہ)۔

صرف یہ بات سمجھانے کیلئے کررہا ہوں کہ میں کہہ دوں کہ از راہ تکبر یہ کیا کمرہ ہے خدا کا جس کے پیچھے یہ لوگ بھنورے کی طرح چل رہے ہیں تو میرا یہ عقیدہ کیا ہے بات معمولی سی لگتی ہے۔ پھر چاہے میں وہاں جا کر کھڑا رہوں۔ سجدے کروں لیکن میرا کوئی سجدہ قابل قبول نہیں۔ اسی طرح میں انبیاء علیہم السلام کے اُوپر (نعوذ باللہ) الزام چسپاں کروں چاہے کیسی ہی نوعیت کا ہوگا۔ تو پھر میرا عقیدہ کیا ہے جبکہ قرآن پاک میں آچکا ہے کہ میرے نبی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں کو بتا دیجئے کہ اگر آپ کے ادب کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے اونچی آواز سے پکارا جیسے آپس میں پکارتے ہو تو شائد اِنہیں علم بھی نہ ہو اور اللہ پاک ان کے سب اعمال ضائع کر دیں بلکہ جب بھی آپ لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا قصد کریں تو کچھ صدقہ اور خیرات کرلیا کریں کہیں انجانے میں کوئی الفاظ غلط نہ ادا ہو جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہو۔ اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہو جائے کہ میرے اُمتی میرے خلاف بات کر رہے ہیں تو پھر اُس وقت بہت دیر ہو چکی ہوگی یہ دنیا اپنی اصلاح کیلئے ہی بنائی گئی ہے۔

اور اگر بھول کر غلطی ہو رہی ہے بشرطیکہ اُس کی اصلاح ہو جائے تو معافی کے امکانات روشن ہیں ورنہ عذاب الٰہی کے لیے ہی وہ لوگ تیار رہیں جن لوگوں نے اپنے اندر تکبرّ اور حسد پال رکھا ہے۔ پروردگار انجانے میں کی ہوئی غلطی کو معاف کرنے والے ہیں۔ ہمیں قرآن پاک کو سمجھنا اور اس پر غور کرنا چاہیے۔ اس لیے قرآن پاک کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھنا ہے کہ قرآن پاک میں سے دو عدد آیات کا ترجمہ پیش کر رہا ہوں۔ انبیاء علیہم السلام کو بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذمہ داری کہا ہے اور پھر ایک اور مثال دیتا ہو حضرت صالح علیہ السلام نے کہا اے لوگو یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس پر بُری نظر نہ ڈالنا ورنہ برے عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے کیونکہ رب تعالیٰ ان کے ارادوں سے واقف تھے اِس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کو اُن لوگوں سے بچانے کے لیے اُنہیں اونٹنی کی طرف متوجہ کیا اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کو بچالیا کیونکہ اللہ پاک جانتے تھے کہ یہ باز آنے والے نہیں ہیں۔ تو پھر جب انہوں نے اونٹنی کے کونچیں کاٹ ڈالیں تو اللہ

پاک نے اُن کے اوپر ایک چنگھاڑ کا عذاب نازل کر دیا اُن سب کی جڑ کاٹ دی تاکہ اُن سے آگے ان کی اولاد پیدا نہ ہو سکے۔ ہمارے لیے ان میں نشانیاں ہیں اسطرح بیسوں نبیوں کے قصے قرآن پاک میں موجود ہیں کہ جب بھی کسی نبی کو جھٹلایا اور تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن سب قوموں کو عذاب دائمی میں مبتلا کر دیا اور اپنے انبیاء علیہم السلام کو صاف صاف بچالیا بلکہ انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کو بھی صاف صاف بچالیا۔ تو کیا ہمارے لیے یہ تمام آیات قرآنی ناکافی ہیں؟ جب کہ صرف ایک جگہ یا دو جگہ پر نبیوں کے قتل کا ذکر آیا ہے جو کہ پارہ (نمبر 4) میں ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کہیں ایک طرف متشابہ آیت ہے۔ جس کا مفہوم کچھ اور بنتا ہے۔ کیونکہ بہت سی آیات میں مخاطب ایمان والے ہیں جسے ہم مومن یا اللہ تعالیٰ کے دین کے وارث کہتے ہیں۔ ممکن ہے اُن کے بارے میں آیت ہو جس کو ہم نے نبیوں کے اوپر لگا دی ہے۔ کیونکہ ایک اور آیت ہے جس کا ترجمہ ہے (آیت)۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور اُن کی جماعت کو صاف صاف نجات دی ہے۔ ہمیں مل کر غور کرنا پڑے گا تاکہ باطل لوگوں کے فتنہ سے بچ سکیں جو ہماری ذات اور ہماری قوم کے لیے مفید ہو اور ہمیں دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات مل سکے ہم آپ سب سے یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ ہمیں دین کی سمجھ عطا کر دیں۔ اور ہماری کوتاہی سے درگزر کریں اور جو ناسمجھی میں باتیں ہو چکی ہیں اُس کی معافی عطا کر دیں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کو اپنی آنکھوں کے سامنے بے بس کر دیں چونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد انبیاء علیہم السلام پر لازم ہے اس لیے ہمیں اپنی کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں کافروں کے خیالات سے آگاہی اور اشارے عطا کر دیں۔ تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں۔ قرآن پاک ہمارے پاس موجود ہے ہم اُن کو نشانیوں سے پہچان سکتے ہیں۔

یہ وہ آیات ہے جن سے معلوم ہوتا ہے (نعوذ باللہ) انبیاءؑ کو قتل کیا گیا جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے کیونکہ ان سے پہلے بہت سی آیات پروف کرتی ہیں کہ کسی انبیاء علیہم السلام کو قتل نہیں کیا گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا اور انہیں عزت کے ساتھ وہاں سے بچالیا۔ چونکہ ایک طرف متشابہ آیات ہیں اور اُن کے معنی بدل جاتے۔

ترجمہ: پہلی (قوموں کے) رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے اور وہ بھی لائے جو تم کہتے ہو اگر سچے ہو تو تم نے ان کو قتل کیوں کیا؟ پارہ نمبر 3 سورۃ 4 آیات نمبر 74 صفحہ نمبر 183

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ کی) کتاب سے انکار کرتے تھے پیغمبروں کو ناحق قتل کردیتے تھے نافرمانی کرتے اور حد سے نکل جاتے تھے۔ پارہ نمبر 4 سورۃ 3 آیات نمبر 112 صفحہ نمبر New

ترجمہ: اللہ کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے ہیں۔ پارہ نمبر 1 سورۃ 2 آیات نمبر 91 صفحہ 18

ترجمہ: یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو نہیں مانتے اور انبیاء علیہم السلام کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں۔ اور جو انصاف کرنے کا حکم دیتے ہیں انہیں بھی مار دیتے ہیں ان کو دُکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دیں۔

پارہ نمبر 3 سورۃ 3 آیات نمبر 21 صفحہ نمبر 67

نبی کے قتل ہونے کی قیاس آرائی (روایت کی روشنی میں)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے قتل کرنے کا مکمل منصوبہ بنایا تھا۔ جس میں کوئی شک نہیں تھا اس لیے دوسری آیت یہ ظاہر کرتی ہے کہ انہوں نے انبیاءؑ کو اپنی طرف سے قتل کردیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءؑ کو بچانے کا وعدہ پورا کرتے رہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوا اور لوگوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ ہم نے انہیں قتل کردیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ قتل نہیں ہوئے اور نہ ہی سولی چڑھے ہیں یہ ان کافروں کی من گھڑت باتیں ہیں جو دین کے ساتھ منسلک کردیتے ہیں یہ جھوٹ بولتے ہیں۔

یہ چار آیتیں ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں (نعوذ باللہ) پہلی قوموں نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا تھا۔ لیکن یہاں غور کرنا پڑے گا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان لوگوں نے اپنی طرف سے جلا دیا

تھا اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف سے سولی پر چڑھا دیا تھا دوسری طرف آپ کے سامنے حضرت ذکریا علیہ السلام مارنے کی کوشش اگر کی گئی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی کے ذریعے کہا ہوگا کہ آپ اپنے کپڑوں کی کوئی نشانی درخت کے اندر ڈال دیں۔ (روایت کی روشنی میں)

جو کہ اکثر درختوں کے تنا کے درمیان کوئی نہ کوئی سوراخ بنا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی طرف سے توجہ ہٹانے کیلئے یہ کر دیا ہوگا اور اُنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کو غیب کی صورت میں دوسری جگہ منتقل کر دیا ہوگا۔ ہاں چونکہ انبیاء علیہم السلام کی حیثیت نور جیسی ہے اور نور یا کسی مخصوص روشنی کو دن کے وقت تو نہیں دیکھا جا سکتا بلکہ بہت کم نظر آئے گا چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کیے ہوئے وعدے کے خلاف نہیں کرتے اس لیے ان لوگوں نے یہ سوچا ہوگا کہ وہ اس درخت کے اندر چلے گئے ہیں کیونکہ انہوں نے اُن کپڑوں کی نشانی کو سوراخ کے اندر دیکھا ہوگا لہٰذا انہوں نے درخت کے کئی حصوں کو آری سے کاٹ ڈالا اور کہا کہ ہم نے ذکریا علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔ اس کی دو صورتیں نکلتی ہیں۔ لہٰذا ہم نے پہلے قرآن پاک کی آیات کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرنا ہے کہ یہ بات کہاں تک سچ ہے چونکہ حضرت ذکریا علیہ السلام کے بارے میں دو تین جگہ پر واضح آیات آئیں ہیں۔ جن کو فراموش نہیں کیا جا سکتا یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ یہ بات لکھنی بھول گئے ہیں۔ چونکہ قرآن پاک نے یہ واضح ثبوت پیش کیے ہیں کہ پہلی قوموں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو اپنی طرف سے (نعوذ باللہ) قتل کر دیا تھا۔ لیکن یہاں پر قتل کا مطلب جھگڑا بھی ہو سکتا ہے۔ اور کافروں کے قتل کرنے کی روش کا تذکرہ بھی ہو سکتا ہے۔ جو کہ ان کی عادت میں شامل تھا۔ کہ جو بھی پیغمبر آئے۔ انہیں اپنے مشن سے روکنے کے لیے ہر طرح کے حربے استعمال کیے اور کوشش کی ان سے اللہ تعالیٰ کے دین کو زائل کر دیا جائے تا کہ وہ ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ جیسا کہ حضرت شعیبؑ کے بارے میں قرآن پاک میں ہمیں مطلع کیا وہ کافر کہنے لگے ہم رات کو اندھیرے میں شب خون ماریں گے اور کہہ دیں گے کہ ہم تو ان کے قتل ہونے کی جگہ پر موجود ہی نہ تھے۔ ہم سچ کہتے ہیں یعنی کافروں کی پلاننگ کا بھی تذکرہ ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر آیات نازل کیں کہ ان لوگوں کی ہر ممکن چال کو اللہ تعالیٰ نے تبدیل کر دیا اپنے انبیاء علیہم السلام کو بچانے کا وعدہ پورا کر دیا۔ (عطاالرحمٰن شادباغ)

ہمیں خبر نہیں اور اپنا کعبہ تبدیل کر دیا گیا (آیاتِ قرآنی)

ترجمہ: (محمد ﷺ!) وحی کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان نہ چلایا کریں کہ اس کو جلدی یاد کرلو۔ (ترجمہ): اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمے ہے۔ (ترجمہ) جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم (اس کو سنا کرو اور) پھر اسی طرح پڑھا کرو۔

پارہ نمبر 29 سورة-- آیات نمبر 16+18 صفحہ نمبر 802

ترجمہ: ہم نے تم کو سات (آیتیں) جو (نماز میں) دہرا کر پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورة الحمد) اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا۔ پارہ نمبر 14 سورة15 آیات نمبر 87 صفحہ نمبر 353

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ 67 وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ ترجمہ: ہم نے ہر ایک اُمت کے لیے ایک شریعت مقرر کر دی۔ جس پر وہ چلتے ہیں یہ لوگ تم سے اس امر میں جھگڑا نہ کریں۔ اور تم اپنے پروردگار کی طرف سے بلاتے رہو۔ بے شک تم سیدھے راستے پر ہو۔ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو اللہ تم میں قیامت کے روز ان کا فیصلہ کر دے گا۔

پارہ نمبر 17 سورة22 آیات نمبر 67+69 صفحہ نمبر 459

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ

تم سے وہی بات کہی جاتی ہے۔ جو تم سے پہلے پیغمبروں سے کہی گئیں تھی۔ بے شک تمہارا پروردگار بخش دینے والا بھی ہے اور عذاب الیم دینے والا بھی ہے۔

پارہ نمبر 24 سورة41 آیات نمبر 43 صفحہ نمبر 656

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝

ترجمہ: پھر ہر جماعت میں سے ایسے لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو اللہ سے سخت سرکشی کرتے تھے۔

پارہ نمبر 16 سورة19 آیات نمبر 69 صفحہ نمبر 416

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ

الْبَیِّنٰتُ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ: اللہ ایسے لوگوں کو کیوں کر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور اس بات کی گواہی دے چکے۔ کہ یہ پیغمبر برحق ہیں اور ان کے پاس دلائل بھی آ گئے ہیں۔ اللہ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

پارہ نمبر 3 سورۃ 3 آیات نمبر 86 صفحہ نمبر 79

ترجمہ: یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے (تو کچھ) نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ کہا ہے اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ پارہ نمبر 10 سورۃ 9 آیات نمبر 74 صفحہ نمبر 259

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ شَهِیْدًا یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ کہہ دو میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے جو چیز آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کو جانتا ہے۔ اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور اللہ سے انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

پارہ نمبر 21 سورۃ 29 آیات نمبر 52 صفحہ نمبر 547

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ[187:3]

جب اللہ نے اُن لوگوں سے جن کو کتاب عنایت کی گئی تھی اقرار لیا کہ (جو کچھ اس میں لکھا ہے) اس سے صاف صاف بیان کرتے رہنا۔ اس کو نہ چھپانا تو انہوں نے اس کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کی۔ یہ جو کچھ حاصل کرتے ہیں۔ بُرا ہے۔

پارہ نمبر 4 سورۃ 3 آیات نمبر 187 صفحہ نمبر 97

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ رب العالمین چاہے۔ پارہ نمبر 30 سورۃ 81 آیات نمبر 29 صفحہ نمبر 818

ہمیں خبر نہیں اور اپنا کعبہ تبدیل کر دیا گیا (انکشاف)

ہیڈنگ کے لحاظ سے یہ تحریر بالکل مختلف ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو اُس طرف مائل کرنا جس طرف سے لوگوں نے اپنا رُخ موڑ لیا ہوا ہے۔ پُرانے زمانہ سے کافروں کی مسلمانوں کے ساتھ کسی نہ کسی وجہ سے عداوت چلی آرہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے ایمان کو اس قدر کمزور کر دیا جائے اور دین میں بہت ساری چیزیں شامل کرنے کی ناکام کوشش اب تک جاری ہے۔

عداوت کیا تھی ایک تو حسد اور تکبّر ہے جو بہت بُری بیماری ہے جس سے انسان قیامت تک جلتا رہتا ہے اور اُسے سکون میسّر نہیں ہوتا اور اُسی بیماری کی وجہ سے انسان جہنم کے گڑھے تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ حسد چاہے دنیاوی ہو یا دینی۔ دوسری بات انسان اپنی غلطی تو نہیں مانتا اور دوسروں کے اُوپر غلطی تھوپنا انسان کی فطرت میں شامل کر دیا گیا ہے سوائے پیغمبر کہ جو اس چیز سے مبرا ہیں۔ انسان اپنی شہرت کی خاطر کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتا جیسا کہ بڑے بڑے فرعون کیا کرتے تھے آج بھی اس دنیا کے فرعون موجود ہیں۔ اور آگے ان کے ایجنٹ ہیں جو انہی کے کام کو مکمل کرنے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ جیسے پہلی قومیں دین کی بہت سی چیزوں کو چُھپا لیتی تھیں آج بھی ایسا ہی ہے فرق یہ ہے کہ کسی کو بیان نہ کرنا اور کسی کی جگہ کو تبدیل کر دینا ایک بات ہے جس کی ضرورت اسلامی معاشرے میں سب سے زیادہ ہے۔ اُسے اُس جگہ سے تبدیل کر دیا جائے تو انسان کنفیوژ ہو جاتا ہے چونکہ ہمارے پاس ایک قرآن پاک ہی ایسی کتاب ہے جس سے کسی چیز کا موزانہ کر سکتے ہیں اس سے جواب تلاش کر سکتے ہیں۔ میں جس طرف اشارہ کرنا چاہ رہا ہوں وہ ہیں بنیادی دین کے ارکان۔ بنیادی ارکان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے جن چیزوں کو لازم (فرض) قرار دیا ہے۔ اس کو تبدیل کر دیا یا فراموش کر دیا جائے بات ایک ہی ہے پہلی قومیں بھی ایسا کیا کرتی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو فراموش کر دیتی تھیں اور اس کی جگہ ایسی چیزوں کو سامنے

لایا جاتا جو ان لوگوں کے اپنے خیالات ہوتے تھے۔لیکن الحمدللہ ہمارے پاس قرآن پاک موجود ہے اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ بنیادی ارکان کے کسی ایک رکن کو بھی نہ ماننے سے انسان کا ایمان ختم ہوجاتا ہے۔اُور اس کی حیثیت ایسی ہی ہوجاتی ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ماننے سے انکار کردیا ہے اسلام کے سات بنیادی ارکان ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) توحید۔اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔اس کا کوئی برابری کرنے والا نہیں۔

(۲) جتنے بھی پیغمبر اس دنیا میں آئے ہیں ان کو ماننا۔(قرآن پاک) میں موجود ہے۔

(۳) ہمارے نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ یہ صرف اللہ پاک کی طرف سے ہے اور قرآن پاک میں اس کا ذکر موجود ہے۔

نماز۔فرض (قرآن پاک) میں موجود ہے۔

(۴) زکوۃ۔یہ رکن کنڈیشنلی ہے۔(قرآن پاک) یعنی مال نصاب ہونے کی صورت میں

(۵) روزہ۔فرض (قرآن پاک) میں موجود ہے۔

(۶) حج ادا کرنا۔یہ رکن بھی کنڈیشنلی ہے۔(قرآن پاک) نصاب ہونے کی صورت میں

(۷) جہاد کرنا۔فرض (قرآن پاک) میں موجود ہے۔

ان ارکان دین کی کسی طرح بھی نفی کرنے والے والا انسان مسلمان نہیں رہتا۔ایک بات یہاں بتانا چاہتا ہوں۔ان ارکان پر عمل نہ کرنا دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔عمل نہ کرنا کمزور ایمان کی نشانی ہے۔آپ اپنا احتساب خود کریں اور دیکھیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔کیا ہم اسی صف میں تو نہیں کھڑے جہاں خود بھی کمزور ہو رہے ہیں اور اپنے آس پاس کے لوگوں کو بھی دین سے دور کر رہے ہیں۔کیونکہ مسلمان ایک رول ماڈل ہوتا ہے اور وہ خواہش نفس کے پیچھے چل کر اپنے آپ کو شیطان کے حوالے تو نہیں کر رہا ہے جو اسے جہنم کی طرف لے کر جارہا ہے اور انسان کو توبہ سے بھی محروم کر رہا ہے۔اور انسان کو زندگی کے ایک لمحے کے بارے میں معلوم نہیں۔کہ رات کو گھر واپس لوٹ سکے گا یا نہیں۔سوچے سب سے

زیادہ پکڑ ایسے لوگوں کی ہو گی جن لوگوں نے علم حاصل کیا لیکن دنیا کے مال و متاع کی وجہ سے ان سنہری قوانین کو لوگوں تک پہنچانے میں غلطی کی۔ اور بغیر تحقیق کے اپنی زندگی کو انمول چیزوں سے محروم رکھا۔ اور خسارہ پانے والوں میں شامل ہو گئے۔

جب کہ تمام سنہری اصول قرآن پاک میں درج ہیں۔ لیکن ان کی جگہ کو تبدیل کر دینا یا خاموش کر دینا اس طرح کہ مفہوم کو بدل دینا بنیادی لالچ کی بنا پر یا اپنی نوکری بچانے کی غرض سے یا اپنی دنیاوی شہرت کو بچانے کے لیے۔ کچھ لوگ اس لیے ان چیزوں کو شدت پسندی سے منسلک کر دیتے ہیں تاکہ دنیا میں اکیلے نہ رہ جائیں۔ یہ ان لوگوں کی محدود سوچ یا منفی سوچ ہے جو ایسے لوگوں پر حاوی ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک میں واضح بہت سی آیات ہیں جو ان کے متعلق آگاہی دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو یہود کے لوگ آپ کے پاس کوئی فیصلہ کروانے کے لیے آئیں تو آپ ﷺ قرآن پاک کے حکم کے مطابق فیصلہ کر دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ اور ہم نے پیغمبر صرف اس لیے بھیجے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جو اُن پر نازل کیا گیا بیان کریں۔ اور تمام حضرات انبیاء علیہم السلام نے اپنا پیغام وحی کو دیانت داری کے ساتھ پہنچا دیا ہے۔ اب اُن تمام لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ جنہوں نے حضرات انبیاء علیہم السلام سے علم سیکھا اور اُس کے بعد وہ جن کو دین کا وارث کہا گیا یعنی علماء اکرام وہ اُن کو صحیح صحیح طریقہ سے بیان کریں اور بیان کرنے سے پہلے تحقیقاتی عمل سے گزاریں چونکہ دین کی عدم دلچسپی کے باعث بہت سے ملکوں سے اور بالخصوص پاکستان میں تحقیقاتی ٹیم نہ ہونے کی وجہ سے اور غیر اسلامی حکومت کی طرف سے غیر اخلاقی جواز پیدا کر کے اُن لوگوں کو اپنے ہی نام نہاد مسلمانوں کے ذریعے قتل اور تکالیف دینے کے سبب انہیں ریسرچ کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ تاکہ کچھ ایسے لوگوں کی شر پسندیاں قائم رہ جائیں۔ اور اسلام کو مغلوب کرنے کی ان کی دلی خواہشوں کو پروان چڑھانے کا سبب بنا رہے ہیں۔ انہوں نے دین کو مغلوب

کرنے میں غیر اسلامی حکومتوں کی مدد کی اُن کی روابط کو اپنے ساتھ رکھا۔ اور اُن کے ساتھ مل کر دین کو پس پشت ڈال دیا اور بہت سی آیات کو اُن کے مفہوم کو بدل دیا۔ ایسے لوگ ظالم ترین لوگ ہیں۔ اپنے لیے دنیا میں آخرت کا عذاب اکٹھا کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ (سورہ) (تبت یدا بی الھب) اس آیت میں ابولہب کی بیوی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے سر پر ایندھن اُٹھائے ہوئے پھرتی ہے۔ اور یہ لوگ جنت کی خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ایسے ہی جنت میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایسے لوگوں نے دین کو کھیل تماشہ بنایا ہوا ہے۔ کاش کہ تمام لوگ اس بات کو سمجھ سکیں اور اپنی عاقبت سنوار سکیں۔ یہ چند دنوں کی زندگی ہے۔ جب وہ موت کے بعد عالم برزخ میں پہنچیں گے تو یہی لوگ فرشتوں اور اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دیں تاکہ ہم زندگی کے اچھے اعمال کر کے واپس آئیں لیکن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں جو یہ پہلے عمل کر کے آئے ہیں پھر وہی کریں گے۔ یہ حسرت اُن کے دل میں رہ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے مطابق چلنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

عطاالرحمٰن شادباغ

شرک کیا ہے اور شریک کسے کہتے ہیں (آیات قرآنی)

ترجمہ: اگر تم اُن کو پکارو وہ تمہاری پکار نہ سن سکیں اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کریں۔ تو قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے۔ اور (اللہ) باخبر کی طرح تم کو کوئی خبر نہیں دے گا۔

پارہ نمبر 22 سورۃ 35 آیات نمبر 14 صفحہ نمبر 593

(331)(13) آیت (16) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو کیوں کارساز بنایا ہے جو خود اپنے نفع نقصان بھی اختیار نہیں رکھتے پوچھو کیا اندھا اور آنکھ والا برابر ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو شریک بناتے ہیں ان سے اللہ کی سی محبت کرتے ہیں۔ لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ ہی کے سب سے زیادہ دوست ہیں۔ کاش ظالم لوگ جو بات عذاب کے وقت دیکھیں گے اب دیکھ لیتے کہ سب طرح کی طاقت اللہ ہی کو ہے اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے۔ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ اُس دن (کفر کے) پیشوا اپنے پیروں سے بیزاری ظاہر کریں گے (دونوں) عذاب دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔

پارہ نمبر 2 سورۃ 2 آیات نمبر 165-66 صفحہ نمبر 32

لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا (تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے اللہ سے اقرار لیا ہو۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 87 صفحہ نمبر 418

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا جس دن اللہ فرمائے گا میرے شریکوں کو جن کی نسبت تم گمان رکھتے تھے بلاؤ تو وہ اُن کو بلائیں گے مگر وہ اُن کو کچھ جواب نہ دیں گے۔ اور ہم ان کے بیچ میں ایک ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔ پارہ نمبر 15 سورۃ 18 آیات نمبر 52 صفحہ نمبر 400

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ آج کے دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج (کسی کے حق میں) بے انصافی نہیں ہوگی بیشک

اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ پارہ نمبر 24 سورۃ 40 آیات نمبر 17 صفحہ نمبر 640

شرک کیا ہے؟ شریک کسے کہتے ہیں؟

پارہ نمبر 13 آیت نمبر 16 اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو کارساز نہ بناؤ

پارہ نمبر 14 آیت نمبر 73 ایسے کو پوجتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں کسی قسم مقدور نہیں رکھتے۔

پارہ نمبر 15 آیت نمبر 50 کیا شیطان کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو۔

پارہ نمبر 20 آیت نمبر 81 کچھ شک نہیں کہ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو۔

پارہ نمبر 22 آیت نمبر 14 تم اُن کو پکارو اور وہ تمہاری پکار نہ سنیں انکار کر دیں۔

پارہ نمبر 24 آیت نمبر 93 اللہ کے سوا سفارش تلاش کرتے ہیں خواہ ان کے پاس اختیار نہ ہوں۔

پارہ نمبر 7 آیت نمبر 100 لوگوں نے جنہوں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا حالانکہ اُن کو اُسی نے پیدا کیا۔

تمہید:

چونکہ ہم ایسے خطہ میں رہ رہے ہیں (ہندو پاک) جس کی کوئی تہذیب نہیں تھی بلکہ صرف شرک اور بُت پرستی کے سانچے میں ڈالے ہوئے ثقافتی کلچر میں پھنسے ہوئے لوگ ہیں جب ہم حقیقت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ تو ہمارے ساتھ بہت سی شرکیہ علامات اور طور طریقے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور اُسے چھوڑنے کے لیے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ کبھی کبھار مجبوری کے ساتھ کچھ شرکیہ طریقوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور لوگ دین کے کچھ حصوں پر ایمان لے آتے ہیں اور بہت سی چیزوں کا علم حاصل نہیں کرتے۔ جن کے بارے میں واضح آیات ہیں۔ اس طرح بہت زیادہ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے کلمہ تو پڑھ لیا لیکن اسلام میں پورے پورے داخل نہیں ہوئے۔ لیکن جب تک وہ اسلام میں پورے پورے داخل نہیں ہوں گے وہ ایمان والے نہیں کہلائیں گے۔

جب ہمیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق اور ہر چیز کے مالک ہیں پھر اس کے برابر کسی کو مقام دینا شرک کہلاتا ہے یا اس کے کام میں شریک کرنا شرک کہلاتا ہے۔ اور اللہ

تعالیٰ نے سختی سے کہا ہے کہ میرا کوئی شریک نہیں اور جو لوگ اسے کسی کے ساتھ ملاتے ہیں تو اس کی ذات پاک ان چیزوں سے پاک ہے اور وہ لوگ عظیم گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں اس لئے ایسا کوئی کام یا ایسی کوئی بات نہ کی جائے جس سے اللہ پاک کی شان میں کمی واقع ہو۔ اجتناب کرنا چاہیے اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم شرک کر رہے ہیں یا نہیں۔ قرآن پاک کے پہلے پارہ میں ذکر ہے کہ ہم نے ابلیس کو کہا کہ نبی آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو اُس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور کافر ہو گیا۔ یہاں دو چیزیں سامنے آتی ہیں ایک اُس نے ازراہ تکبر سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا۔ جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اُسے کافر کہا اور اول جہنم والوں کا سردار بن گیا۔ ان الفاظ پر غور کریں تو مسئلے حل ہو جاتے ہیں۔ اپنے راستے معلوم ہو جاتے ہیں کہ ہمارا کونسا راستہ ہے اور کونسا ٹھکانہ ہے لیکن ہم نے ان چیزوں کو ختم کرنے کیلئے اور بہت سی راہیں نکال لی ہیں مفہوم اور نسبت تبدیل کر دی ہے تاکہ عام آدمی پھسل جائے کہ بت پرست ہی شرک یا شریک کے زمرے میں آتے ہیں بت پرستی کیا ہے۔ اس کی وضاحت بھی ضروری ہے۔

بت ہم اپنی زبان میں ایسی چیز کو کہتے ہیں جو بے جان ہو اور اس کے آگے جھکنے والا بت پرست کہلاتا ہے دیکھا جائے تو انسان بھی ایک بت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا تو وہ ایک مٹی کا مجسمہ ہی تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنی روح اس میں پھونکی تو وہ انسان کی طرح چلنے پھرنے والا بن گیا۔ اب یہاں دو چیزیں سامنے آتی ہیں ایک یہ جس کے اندر اللہ تعالیٰ کے نور کی روشنی ہوتی ہے وہ مجسمہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جس کے اندر اللہ تعالیٰ کے نور کی روشنی ہوتی ہے۔ وہ بُرے کام نہ کرے گا اور نہ کرتا ہے۔ اب جس انسان نے ابلیس کے نقشِ قدم کی پیروی کی اس نے بت پرستی کی۔ کیونکہ ابلیس بھی جانتا تھا لیکن اس نے جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور کافر ہو گیا۔ اس لیے اصل میں اللہ کی نافرمانی کرنے والا ہی بت پرست ہوا کیونکہ اُس کی سمجھ بوجھ چھین لی جاتی ہے اور

قرآن پاک میں ان کے بارے میں کہا گیا کہ یہ نہ سن سکتے ہیں اور نہ ہی ان میں بولنے کی طاقت ہے۔ اور ان لوگوں کی پیروی کرنے والے بت پرستی کے زمرے میں آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے اس کے مطابق زندگی گزارنے والے اللہ تعالیٰ کے نائب ہوں گے دین کے وارث ہونگے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم کے محتاج ہونگے۔ جو دین کے وارث ہونگے وہ دین کا فیض ہی دینگے جیسا کہ ہر انبیاء نے اللہ تعالیٰ کے دین کو ہم تک پہنچایا لیکن اب انبیاء تو نہیں آئینگے انسانوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نائب ہی قیامت تک دین کو پھیلائیں گے۔ لہٰذا جو آپ کو دنیاوی خواہشات پر گامزن کرے اور اپنی طرف مائل کرے اس کے پیچھے چلنے والے ہی شرک کرتے ہیں اور یہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہے۔ مزید شرک کی وضاحت ضروری ہے شرک کی دو اقسام ہیں جس کو بیان کیا جا رہا ہے۔ شرک کی پہلی قسم یہ ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ کے برابر لا کھڑا کرنا چاہے کسی صورت میں ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو چھوڑ کر شیطان کے نقشے قدم پر چلنا جیسا کہ لوگوں نے اپنی خواہشات کو معبود بنالیا ہے اور شیطان کو اپنا رہبر تسلیم کر لیا ہے۔ ہر وہ کام اُس کی منشاء کے مطابق کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے شیطان کو اللہ کے برابر اہمیت دی ہے۔ یہی ایک شرک ہے شیطان کو اللہ کا شریک بنایا ہے۔ اُس کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرتے۔ دوسرا شرک انسان کا انسان کے ساتھ ہے۔ یہ ایک ایسا شرک ہے۔ جو عام آدمی کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ ہم شرک کر رہے ہوتے ہیں لیکن ہمیں محسوس نہیں ہوتا۔ اس کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ہم تمام کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتے ہیں اور اُسی کی ڈائریکشن سامنے رکھتے لیکن ہم میں سے وہ لوگ جو علم رکھنے والے ہیں یا قرآن پاک میں انہیں دین کا وارث کہا گیا ہے۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام کے بعد انہی لوگوں کا فرض تھا تو وہ عام لوگ جنہیں دین کا علم نہیں تھا۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ انہوں اپنی اپنی پہچان کروانے کے لیے مختلف طریقے اپنائے۔ اپنی اپنی جماعت بنائی اور

اُسے واضح کردہ ذاتی طریقوں سے مضبوط کرنے کا حکم دیا۔ اور دوسروں پر الزام کی بوچھاڑ کروادی۔ تاکہ معلوم ہو کہ فلاں شخص کا پیروکار ہوں اور ان جماعتوں کے ممبران نے اپنے طور پر اس قدر تفرقہ ڈالنے کی کوشش میں مصروف رہے وہ جماعتیں دین کے نام سے نہیں بلکہ اپنی خاص پہچان کروانے کے کام کرتے۔ اور دین کو خیر باد کہہ دیا۔ قرآن پاک کے آیات کو بھلا دیا۔ یا دین کے اصل حقائق کو جاننا اور اُس پر غور کرنا بند کر دیا۔ دین کی سوچ پر تالے لگا دیے تاکہ اُس کے اوپر کوئی بات نہ کر سکے۔ اگر دیکھا جائے تو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت چھوڑ کر لوگوں کی (خلاف شرعی) اطاعت کرنا شروع کر دی۔ اُس نے شرک کرنا شروع کر دیا۔ جو ہمیں محسوس نہیں ہوتا ہمیں اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر جو لوگ دین میں ثابت قدم رہیں اور خالص دین کی تعلیم حاصل کی اور لوگوں کو اُسی طرح تعلیم دیتے رہے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنا فرض نبھایا اور اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے احکامات کے لیے وقف کر دی۔ (فرقہ پرستی سے پاک) اُسی ذات بابرکت کی پیروی کی ایسے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب اور قابل ستائش لوگ ہیں لیکن دنیا میں ان چیزوں کا اندازہ لگانا مشکل ترین مرحلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے رستے پر چلنے والا بنائے۔

(آمین) عطاالرحمٰن شادباغ

کافر۔ منافق اور مشرک کے لیے (قرآنی آیات)

ترجمہ: اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور (پہلے) اس بعد کی گواہی دے چکے کہ یہ پیغمبر برحق ہیں۔ اور ان کے پاس دلائل بھی آگئے اور اللہ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ پارہ نمبر3 سورۃ3 آیات نمبر86 صفحہ نمبر79

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر کوئی تم میں کافر ہے کوئی مومن اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے دیکھتا ہے۔ پارہ نمبر28 سورۃ64 آیات نمبر2 صفحہ نمبر766

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ: ہاں جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔

پارہ نمبر3 سورۃ3 آیات نمبر89 صفحہ نمبر79

ترجمہ: جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی اور یہ لوگ کتاب اللہ سے گمراہ ہوگئے ہیں۔ (پ ۳۔۳۔۹۰)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ (کی شان) میں علم (ودانش) کے بغیر جھگڑتے اور ہر شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔ پارہ نمبر17 سورۃ22 آیات نمبر3 صفحہ نمبر448

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

(اے سرکش) یہ اس (کفر) کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ پارہ نمبر17 سورۃ22 آیت نمبر10+8 صفحہ نمبر450+449

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا

لَهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ○ یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے (تو کچھ) نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ پڑھا ہے۔ یہ اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

پارہ نمبر 10 سورۃ 9 آیات نمبر 74 صفحہ نمبر 259

ترجمہ: جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آ کر کافر بن گیا۔ پارہ نمبر 1 سورۃ 2 آیات نمبر 34 صفحہ نمبر 7

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے رستے پر (قائم) کر دیا تو اسی (رستے) پر چلے چلو اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ پارہ نمبر 25 سورۃ 45 آیات نمبر 18 صفحہ نمبر 684

یہ (قرآن) تو نصیحت ہے سو جو چاہے اپنے پروردگار تک (پہنچنے کا) رستہ اختیار کر لے۔

پارہ نمبر 29 سورۃ 73 آیات نمبر 19 صفحہ نمبر 797

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ [8:8] تا کہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے اور گو مشرک ناخوش ہی ہوں۔ پارہ نمبر 9 سورۃ 8 آیات نمبر 8 صفحہ نمبر 233

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے

پارہ نمبر 30 سورۃ 85 آیات نمبر 12 صفحہ نمبر 824

الْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ○

ترجمہ: آج کے دن ہر شخص کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج بے انصافی نہیں ہوگی۔

بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ پارہ نمبر 24 سورۃ المؤمن آیات نمبر 17 صفحہ نمبر 640

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اس لیے جو نعمت اللہ کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنی دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں اللہ اسے نہیں بدلا کرتا اس لیے اللہ سنتا جانتا ہے۔

پارہ نمبر 10 سورۃ 8 آیات نمبر 53 صفحہ نمبر 241

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ o کہہ دو میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے جو چیز آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کو جانتا ہے۔اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور اللہ سے انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

پارہ نمبر 21 سورۃ 29 آیات نمبر 52 صفحہ نمبر 547

کافر کسے کہتے ہیں

منافق۔کافر اور مشرکین لوگ:

کسی بھی آدمی کی تہہ تک پہنچنے کیلئے اُس کے عمل کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔(1)۔مشرکین وہ لوگ ہیں جو نہ اللہ تعالیٰ نہ رسولوں اور نہ ہی کسی دوسرے مذہبوں کو مانتے ہیں۔

2۔ کافر وہ لوگ ہیں جو ایمان والوں میں بھی داخل ہو جاتے ہیں لیکن اپنے مفاد کی خاطر یا اپنے رسم ورواج کی خاطر واپس کفر کرنے لگتے ہیں دنیا کی نمائش وآرائش کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا بھیس بدل لیتے ہیں اور لاعلمی کی وجہ سے شرک اور دوسرے گناہوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔اور ساری زندگی وہ ایسے ناعاقبت اندیش لوگوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ اور بیشتر اُن کی زندگی کفر میں گزرتی ہے اللہ تعالیٰ اُن پر رحم نہیں کرتے جو خود اپنی حالت نہ بدلیں۔اس وقت اس طرح کے لوگ ہر جگہ موجود ہیں اور اپنے گمان میں مسلمانوں کا لیبل لگائے بیٹھے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں حالانکہ قرآن انہیں مسلمان نہیں کہتا۔جو لوگ قرآن کے اوصاف پر عمل کرتے ہیں وہی مسلمان ہیں۔

آیت (241) پارہ (10) آیت (53) ترجمہ جو خود نہ حالت بدلے 330 پارہ (13) آیت (11) اللہ پاک اُس قوم کی حالت نہیں بدلتے 241 (10) (53)

اور کچھ ایسے لوگ ہیں جو مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے ہیں لیکن اُن کی تربیت غیر مسلم کی طرح ہے۔علم بھی جانتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے اس طرح کے لوگوں سے

پاکستان بھرا پڑا ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں جو علم کی طرف جانا نہیں چاہتے۔ تو کیا یہ خیال کرتے ہیں یونہی بخشے جائیں گے (2) آیت (214)

(3) جو منافق لوگ ہیں ان میں بھی دو طرح کے لوگ موجود ہیں ایک وہ لوگ جو ایمان لائے لیکن دکھاوے کیلئے اور دنیا کے مال و متاع اکٹھا کرنا ان کا اولین مشغلہ ہے چاہے جو مرضی ہو وہ اپنی ڈگر سے ہلنے والے نہیں ہیں اس طرح مذہبی جماعتوں میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو نہ خود اپنی ہٹ دھرمی چھوڑتے ہیں اور نہ ہی کسی کو آگے جانے دیتے ہیں انہوں نے دین میں اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے۔ شرک حسد اور تکبر کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں دوسرے منافق وہ ہیں جو دین کا علم رکھتے ہیں اور اگر انہیں اچھے طریقے سے دلائل کے ساتھ سمجھایا جائے تو وہ صحیح بات پر آمادہ ہو جاتے ہیں لیکن دوسری طرف جب ان کے بڑے کے پاس جاتے ہیں تو وہ اُن کے سامنے نرم پڑ جاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں جب آپ کے پاس صحیح علم آ گیا اور وہ اگر اُس کی تصدیق کرتے ہیں تو وہ متقی ہیں۔

اگر اُن لوگوں میں ایمان ہوگا تو وہ تصدیق کریں گے ورنہ قیامت کے دن کوئی اُن کے ساتھ سفارشی نہ ہوگا۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی کرے۔ (572) پارہ (21) آیت (24) چاہے تو عذاب دیں چاہے تو مہربانی کریں (570) 21(10/11/12) دل میں مرض ہے۔

مشرک، منافق، کافر کسے کہتے ہیں

کافر لفظ کا استعمال غلط اور صحیح کیسے معلوم کیا جائے اصل میں قرآن پاک کو سمجھ کر مفہوم نکالنا یا ترجمہ کرنا بہت ضروری ہے کہ ان آیات کا مطلب کیا بنتا ہے اور اس آیات کو کیوں نازل کیا گیا ہے۔ اگر ان تمام چیزوں کا خیال رکھا جائے تو قرآن پاک کا ترجمہ بہتر انداز میں ہوسکتا ہے حالانکہ قرآن پاک نبی پاک ﷺ کے لیے نہیں اتارا گیا بلکہ لوگوں کی ہدایت کے لیے اتارا گیا ہے لیکن کچھ ایسی آیات ہیں جسے ترجمہ کرنے والوں نے نبی پاک ﷺ کو مخاطب کیا ہے حالانکہ مخاطب وہ ہیں جنہوں نے علم حاصل کیا یعنی کہ نبی پاک ﷺ سے علم حاصل کیا۔ یا قرآن پاک سے علم حاصل کیا اُن کا استعمال غلط کیا یا بیان غلط کیا یا الفاظ کا نا سمجھی میں استعمال کیا کچھ بھی وجہ ہوسکتی ہے جبکہ جتنے بھی انبیاء علیہم السلام اُس دنیا میں تشریف لائے وُہ صرف اللہ پاک کے دیئے ہوئے علم سے ہی آگے بات کرتے رہے جب بھی اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کو علم سکھاتے ہیں وہ یا وحی یا فرشتہ یا خفیہ کلام اللہ یا ظاہر کلام خدا سے ہوا ہے اور ان چیزوں کی تصدیق ہمارے قرآن پاک میں موجود ہے کیونکہ قرآن پاک میں آیات ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔ میرے نبی جو بات کرتے ہیں اپنے پاس سے نہیں کرتے بلکہ وہی کہتے ہیں جو اللہ پاک فرماتے ہیں جس کے بعد کوئی شک وشبہ والی بات نہیں رہتی جیسا کہ پہلا پارہ میں آیات ہیں کہ جب ہم نے ابلیس سے کہا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ تو اُس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا اور کافر ہو گیا۔ کفر کا مطلب بھی یہی ہے کہ انکار اور تکبر کرنے والا ایک تو یہ بات سامنے آئی کہ اللہ پاک کی کوئی بھی بات کو نہ ماننا کفر کی دلیل پیش کرتا ہے اور رسولوں کی بات نہ ماننا بھی کفر کی دلیل پیش کرتا ہے کیونکہ ایک اور جگہ قرآن پاک میں آتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے جس نے رسول ﷺ کی بات مانی دراصل اس نے اللہ تعالیٰ کی بات مانی اور پھر دوسری آیات میں بتایا کہ: اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (4-3-132) رسولوں اور نبیوں کی اطاعت ہی اللہ

پاک کی اطاعت ہے اللہ تعالیٰ کی بات یہ ہے اللہ پاک نے ابلیس کو حکم دیا اُس نے انکاری کی (کفر) کیا اور اس سے تمام مراعات جو دی ہوئی تھیں اُس کی درخواست پر ساری چیزیں اس کے اختیار میں رہنے دیں۔ سوائے دو چیزوں کے۔ ایک چیز یہ ہے کہ وُہ دوبارہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا اور دوسری یہ بات کہ وُہ آسمانی فرشتوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں جو پروگرام دیئے جاتے تھے اُس سے محروم کر دیا گیا۔ جب کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پرواہ نہیں کرتا اور حکم عدولی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شریک بننے کی کوشش کرتا کیونکہ وُہ مکمل طور پر شیطان کے شکنجے میں چلا جاتا ہے۔ جب تک وُہ اپنے رب کے ہاں رجوع نہیں کرتا۔ معافی نہیں طلب کرتا۔ اور کفر کی طرف بڑھتا جاتا ہے تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت یاب نہیں کرتے۔

اپنی لاپرواہی۔ غفلت کی بنا پر دنیا کا مال ومتاع اور شہرت اور اپنے منصب پر قائم رہنے کے لیے ان گنت کفر کی حدوں کو پھلانگتا رہتا ہے۔ جائز ناجائز اُس کے لیے بے معنی چیزیں ہو جاتی۔ اپنی تمام عمر اپنی ارائشی زندگی کو بہتر بنانے میں گزار دیتا ہے۔ قرآن پاک کی ایک آیت ہے جس نے اپنی خواہشوں کو معبود بنالیا/ (دنیا کے مال ومتاع کی وجہ سے) یہاں تک کہ قبریں جا دیکھیں اپنے لیے اور دوسروں کے لیے بھی یعنی دنیا میں رہتے ہوئے اپنے اندر اتنی حوس پیدا کر لی کہ ہر جائز اور ناجائز لوگوں کا مال کھانا اور دین کے اصولوں سے لاپرواہی اور غلط گمان پیدا کر لیے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنی اور اولاد کی پرورش نہیں کر سکے اور دین سے دوری اختیار کر لی۔ پھر قیامت کے دن نا اِن کا مال ہی کام آیا نہ اُس کا اکٹھا کیا ہوا اسباب تو ایسے لوگوں کی مثال کافروں جیسی ہے۔ جو کفر میں بڑھتے گئے۔ اور اِس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ دراصل دیکھا جائے تو ایسے کچھ لوگ مسلمانوں کے گھروں میں بھی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اُنھوں نے مشابھت کافروں جیسی اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عطاالرحمٰن شادباغ

تم سب مل بھی جاؤ تو قرآن جیسی سورت نہیں بنا سکتے (قرآنی آیات)

ترجمہ: اور اگر تمہیں اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے اطاعت گزار (محمد عربیؐ) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو تو۔ (ترجمہ) لیکن ہرگز ایسا (نا کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن تمام مشرک انسان اور پتھر ہونگے جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (پ1۔2۔24۔23،24)

ترجمہ: اور اپنے رب کی کتاب (قرآن) سے وحی کی تلاوت کرو جو تمہارے پاس بھیجی گئی ہے اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں اور اس کے علاوہ تمہیں کہیں پنا بھی نہیں ملے گی۔ (پارہ 15 سورۃ 18 آیت 27)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کی ہے جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر کتاب نازل کی ہے۔ اور اس میں اسی طرح کی کجی اور کمی نہیں چھوڑی۔ (پارہ نمبر 15، سورۃ نمبر 18 آیت 1)

ترجمہ: کہہ دو کہ اگر انسان اور جن اس پر اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا (کوئی اور کتاب) بنا لائیں تو اُس جیسا کلام کبھی نہیں لا سکیں گے۔ اگرچہ وہ اس کام میں ایک دوسرے مددگار بھی کیوں نہ بن جائیں؟ (پارہ 15 سورۃ 17 آیت 88)

ترجمہ: اور ہم نے قرآن میں انسان کے لیے تمام مطلوب ہدایت ہر طرح سے بیان کر دی ہے مگر اکثر لوگوں نے انکار کی وجہ سے اس نعمت کی ناشکری کی۔ پارہ 15 سورۃ 17 آیت 89)

ترجمہ: دیکھو انہوں نے کس کس طرح تمہارے بارے میں باتیں بنائیں ہیں پس یہ گمراہ ہو رہے ہیں اور کسی طرح رستہ نہیں پا سکتے۔ (پارہ 15 سورۃ 17 آیت 48)

لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا

تاکہ معلوم فرمائے انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیئے ہیں اور (یوں تو) اس نے ان کی سب چیزوں کو ہر طرف قابو کر رکھا ہے اور ایک ایک چیز گن رکھی ہے۔

پارہ نمبر 29 سورۃ 72 آیات نمبر 28-27 صفحہ نمبر 795

لٰکِنِ اللّٰہُ یَشۡہَدُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اِلَیۡکَ اَنۡزَلَہٗ بِعِلۡمِہٖ ۚ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ یَشۡہَدُوۡنَ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا
لیکن اللہ نے جو (کتاب) تم پر نازل کی ہے اس کی نسبت اللہ گواہی دیتے ہیں اُس نے اپنے علم سے نازل کی ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں۔اور گواہ تو اللہ ہی کافی ہے۔

پارہ نمبر6 سورۃ 4 آیات نمبر166 صفحہ نمبر134

نَزَّلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ [3:3]
ترجمہ: اُس نے (محمد ﷺ) تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُسی نے تورایت اور انجیل نازل کی۔پارہ نمبر3 سورۃ 3 آیات نمبر3 صفحہ نمبر64

تم سب مل بھی جاؤ تو ایک قرآن پاک جیسی سورت نہیں بنا سکتے

قرآن پاک میں لکھا ہوا ہے کہ آپ چاہیں بھی تو اور آپ سب مل بھی جائیں تو قرآن پاک جیسی ایک سورۃ نہیں بنا سکتے اصل میں یہ ایک بہت گہری بات کی گئی ہے جو عام آدمی سمجھ نہیں سکتا تو وہ ایسی سورتیں کہاں سے بنا سکے گا۔اصل میں اس سورۃ کے مطابق بات کا مفہوم کرنا چاہ رہا ہوں اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ آپ اس طرح کی آیات نہیں لکھ سکتے اس میں قرآن پاک کے واقعات اور ان واقعات کی نشاندہی جو کی گئی ہے وہ کوئی بھی اپنے پاس سے ایسے واقعات نہیں بنا سکتے اور نہیں لکھ سکتے بلکہ یہ وہ واقعات ہیں جو رب تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیھم السلام کے بارے میں بیان کیے ہیں اور جو ان پر نازل ہوئے اور ان کی تصدیق نبیوں نے کی اور یہ تمام چیزیں پیغمبروں کے ذریعے سے ہی نازل ہوئی ہیں اس میں کوئی عام آدمی اپنے پاس سے کوئی واقعہ نہیں لکھ سکتا اور نہ پیش کر سکتا ہے اگر پیش کرے گا تو وہ فورا سامنے آجائے گا کہ یہ خود شامل کیا گیا ہے۔اس آیات کا مطلب یہی ہے کہ کوئی بھی من گھڑت واقع قرآن پاک میں نہ تو شامل کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ہوا ہے اور نہ ہی ہوگا۔اس میں آپ تمام پرانی کُتب اور صحیفے دیکھ لیں وہ ہونگے جو پہلے آچکے اور جو ان کے بعد آیات آئیں ہیں وہ اس میں موجود ہیں جو آپ لوگوں نے چھپائی اور ظاہر نہیں کی گئیں وہ

تمام اس میں شامل کردی گئی ہیں کوئی بھی اسطرح کی آیات اپنے پاس سے شامل نہیں کرسکتا یانہیں لکھ سکتا۔اس کا مقصد قرآن پاک کی روحُ کو برقرار رکھنا مقصود تھا۔لیکن کچھ لوگ اس کا جواب دینے سے قاصر ہیں اگران کی سمجھ میں وُہ بات آئے گی تو وہ جواب دیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک پر غور کرنے کرنے کی توفیق عطا کرے۔لیکن اس آیات کو چیلنج کرتے ہوئے بہت سے لوگوں نے ایسی ہی من گھڑت روایات کو سامنے لاکھڑا کیا ہے۔جو قرآن پاک میں شامل تونہیں ہوسکتیں۔لیکن ان روایات نے معاشرے میں قرآن کے مقابل اپنی جگہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ جسے شرک کہا جاتا ہے۔اور اس شرک کی بدولت ہمارے معاشرے میں بہت زیادہ تفرقہ بازی ہوچکی ہے۔جن لوگوں نے اپنی اپنی ضد اور ذاتی خواہشات پر قرآن کی آیات کونظر انداز کردیا ہوا ہے۔ایک مشہور حدیث ہے کہ مسلمانوں میں اسلام کے نام پر 73 فرقے بن جائیں گے اور ان میں سے 1 فرقہ جنت میں داخل ہوگا۔اور باقی سارے کہاں داخل ہونگے۔ یہ آپ لوگوں نے بتانا ہے؟ کہ وہ کون ہیں۔ کوئی جماعت والے ہوں گے۔یا اپنے اپنے اعمال والے ہوں گے۔معنی خیز بات ہے۔

نوٹ: کیونکہ ایک امریکن آدمی نے دعویٰ کیا ہے (نعوذ باللہ) میں نے کچھ آیات لکھی ہیں پڑھ لو میں یہ حوالہ دے رہا ہوں مجھے تو معلوم ہے کہ یہ جھوٹے لوگ ہیں۔اور اس طرح کی حرکات کرتے رہتے ہیں کسی نے کوئی انہیں جواب نہیں دیا۔میں نے اُس کے لیے جواب تحریر کیا ہے۔تاکہ اُسے بتاسکوں اصل مقصد جو قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔وہ یہ ہے جو کہ مندرجہ بالا تحریر میں لکھا گیا ہے۔اور اُسے غور سے پڑھیں۔تاکہ وہ اپنی عقل درست کریں۔یہ جو چیزیں اُس کے حوالے سے تحریر کی ہیں ویب سائٹ پر موجود ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت اور ایمان نصیب کرے تاکہ غلط گمان کرنے سے بچ سکیں۔آمین

(عطاء الرحمٰن)

پہلا پارہ کی ایک آیت (آیت قرآنی)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پارہ نمبر 17 سورۃ 21 آیات نمبر 107 صفحہ نمبر 447

ترجمہ: جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا بھائیو تم نے بچھڑے کو (معبود) ٹھہرانے میں ظلم کیا ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو۔ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔ پھر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا وہ بیشک معاف کرنے والا صاحب رحم ہے۔ پارہ نمبر 1 سورۃ 2 آیات نمبر 54 صفحہ نمبر 10

ترجمہ: اللہ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اِن کے مال خرید لیے ہیں عوض میں ان کے لیے بہشت ہے یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ تو مارتے بھی ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے۔ اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ترجمہ: توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، عمل کرنے والے، پہلے حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک کاموں کا امر کرنے والے، بُری باتوں سے منع کرنے والے۔ اور پیغمبر مومنوں کو (بہشت) کی خوشخبری سنا دو۔

پارہ نمبر 11 سورۃ 9 آیات نمبر 111/112 صفحہ نمبر 266

ترجمہ: کیا اُسے یہ گمان ہے کہ اُس کو کسی نے دیکھا نہیں۔

ترجمہ: مگر وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہ گزرا۔ پارہ نمبر 1 سورۃ 90 آیات نمبر 7,11 صفحہ نمبر 831

فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ۝ وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۝ تو جس نے سرکشی کی اور دُنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ پارہ نمبر 30 سورۃ 79 آیات نمبر 38-37 صفحہ نمبر 814

کہہ دو کہ لوگوں تمہارے پروردگار کے ہاں سے تمہارے پاس حق آچکا ہے۔ کہ جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے تو ہدایت سے اپنے حق میں بھلائی کرتا ہے جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ میں تم پر وکیل نہیں ہوں۔

پارہ نمبر 11 سورۃ 10 آیات نمبر 108 صفحہ نمبر 289

کیوں نہیں میری آیتیں تیرے پاس پہنچ گئیں تھیں۔ مگر تو نے اُن کو جھٹلایا اور شیخی میں آگیا اور کافر بن گیا۔ پارہ نمبر 24 سورۃ 39 آیات نمبر 59 صفحہ نمبر 635

جنہوں نے اپنے دین کو تماشا کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا جس طرح یہ لوگ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے اور ہماری آیتوں سے منکر ہو رہے تھے اس طرح آج ہم بھی انہیں بھلا دیں گے۔ پارہ 8 سورۃ 7 آیات نمبر 51 صفحہ 204

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝ اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا اور کوئی ہے جو سوچے سمجھے۔ سورۃ القمر آیات نمبر 22-17 صفحہ نمبر 728 پارہ نمبر 27 سورہ

وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ پارہ نمبر 4 سورۃ 3 آیات نمبر 132 صفحہ نمبر New

پہلا پارہ کی ایک آیت ہے جس کا مفہوم بیان کیا جا رہا ہے

اصل میں یہ آیت حضرت موسیٰ علیہ والسلام کی قوم پر نازل ہوئی ہے جب آپ کوہ طور پر گئے جہاں پر اللہ پاک نے اپنا نور تجلی کو ظاہر کیا اور موسیٰ علیہ والسلام پر توریت نازل کی گئی تو جب آپ واپس اپنی قوم میں آئے تو حضرت موسیٰ علیہ والسلام نے جو اپنی قوم کو نصیحتیں کی

تھیں اور حضرت ہارون کو اپنا جانشین بنایا تو جب آپ واپس آئے تو دیکھا کہ پوری قوم بے راہ روی میں پھنسی ہوئی ہے اور ہر وہ کام جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منع کیا تھا۔ وہ بڑی خوشی سے کر رہے ہیں جس میں سماجی برائیاں مثلاً شراب نوشی۔ عورتوں کے ساتھ زیادتی جھوٹ دغابازی بے حیائی اور شرک جیسی برائیوں میں مبتلا تھے۔ اور اُن میں چند لوگ ہی باقی بچے جو برائی نہیں کر رہے تھے بلکہ انہیں منع بھی نہیں کر رہے تھے اور اُن سے الگ تھلگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتظار کر رہے تھے اللہ پاک کو وہ تمام کام ناپسند تھے جو وہ کر رہے تھے۔ اِس لیے اللہ پاک نے ایک بہت ہی سخت آیات نازل کی۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔

کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یعنی کہ جو لوگ برے کام نہیں کر رہے تھے وہ لوگ اپنی تلواریں نکالیں اور اُن لوگوں کو قتل کر دیں جو لوگ بے حیائی اور نافرمانی اور شراب نوشی اور دوسری سماجی برائیوں میں پیش پیش تھے۔ لیکن وہ ایسا کرنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ وہ لوگ ایک ہی قبیلہ کے لوگ تھے اور اکثر ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ داریاں تھیں۔

تو حضرت موسیٰ علیہ والسلام نے تین دن کی پیش گوئی کر دی اور لوگوں کو معلوم تھا کہ اُن وقتوں میں تین دن بعد عذاب نازل ہو جاتا تھا اللہ پاک خود ہی فرماتے ہیں کہ وہ لوگ ایسا کرنے والے نہیں تھے اور وہ اس انتظار میں رہے اور بار بار حضرت موسیٰ علیہ والسلام سے پوچھتے رہے کہ شاید اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی اور آیت نازل ہوئی ہو۔ جس میں اس حکم کو منسوخ کیا گیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے احکامات تبدیل نہیں ہوتے۔ جب تیسرے دن صُبح کے وقت وہ نشانیاں نمودار ہوئیں جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کو بتلائیں تھیں اور ہر طرف دھند ہی دھند چھا گئی۔ تو پھر ان لوگوں نے یہ سوچ بچار کیا اب یا تو سبھی مرنے کیلئے تیار ہو جاؤ یا ہم اُن لوگوں کو مار ڈالیں جن لوگوں نے بے حیائی۔ شراب نوشی۔ قتل۔ شرک اور نافرمانیاں اور دوسری سماجی برائیاں کی ہیں تو پھر ایسا ہی ہوا۔ اور بہت ساری قتل و غارت ہوئی اور بہت ہی کم لوگ پیچھے رہ گئے۔ اصل میں ہم لوگ قرآن پاک کو پڑھتے ہی نہیں اور

نہ سمجھتے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے اور اگر ہم اُن پر عمل نہیں کریں گے تو وہ احکامات ہمارے لیے بھی ہیں۔ جنہیں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

اصل میں اِس آیت کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ ہمارے اسلامی معاشرے میں شرعی عدالتیں ہوں اور ان کے اوپر مکمل عمل درآمد ہو اور جو لوگ جرم کرتے ہیں اُن کی نشاندہی ہو اور انہیں مکمل سزا ہو۔ تاکہ ایک صاف وشفاف معاشرہ تکمیل پائے اور اصل میں اللہ تعالیٰ کے احکامات نہ ماننے والے ہی جرم کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو استعمال کرتے ہیں لیکن اس کا شکر نہیں کرتے اور حکومت میں وہ لوگ شامل ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مانتے ہوں اور اُن پر خود بھی عمل کرتے ہوں اور دوسروں سے بھی عمل کروانے والے ہوں۔ پھر نہ تو کوئی جرم وزیادتی ہوگی اور نہ ہی بے انصافی ہوگی۔ اصل میں بے انصافی ہی سب سے بڑی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اور اُس کے فرشتے بھی۔ ایسے لوگوں پر لعنت کرتے ہیں۔ اور چونکہ یہ دنیا ایک آزمائش ہے اس دنیا میں انسان ہی کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بنایا ہے نائب سے مراد بھی وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کے ہر احکامات پر عمل کرنے والے ہوں اور یہ نائب ان چیزوں کو جوابدہ ہیں۔ معاشرے میں غفلت اور کوتائیوں کے بدولت ہم نے اپنا رستہ تبدیل کرلیا ہوا ہے اور شیطان کے نقش قدم پر چلنا شروع کردیا ہے تو پھر اس جرم کی سزا بھی انسانوں نے ہی بھگتنی ہے صرف اتنا فرق ہے پہلے تین دن کے بعد انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں عذاب نازل ہوتا تھا لیکن اب ہمارے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہر انسان کو تقریباً 60 سال کی مہلت ملی ہوئی ہے۔ 60 سال سے مراد یہ ہے کہ انسانی زندگی کی اوسط عمر 60 سال کے قریب ہے۔ اور اس عمر میں ہمیں معافی مانگنے کی مہلت ملی ہوئی ہے۔ جس کے بعد معافی کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ جب لوگ دنیا سے رخصت ہوجائیں گے تو حساب کتاب کا وقت حشر کے میدان میں شروع ہوگا۔ تو اُس کے بعد کیا ہوگا اندازہ لگانا انسان کے بس میں نہیں۔ کیونکہ اُس وقت کوئی سفارش کام نہ آئے

گی۔اور نہ کسی سے قبول کی جائے گی۔جس کے بعد انسانوں اور جنوں کو داخل جہنم کر دیا جائے گا تب ہمارے بچاؤ کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ہمیں چاہیے کہ آج ہم اس نظامِ کو درست کریں اور کروائیں۔قیامت ایک بہت بڑی آفت ہے ایسے لوگوں کیلئے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں اور احکامات سے انحراف کرتے ہیں جو یقیناً جرم کرتے ہیں یہی کبیرہ گناہ ہے اِس کی سزا دہکتی ہوئی جہنم کی آگ تیار ہے اللہ پاک ہمیں قرآن پاک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ عطاالرحمٰن شادباغ